

شاہ مبلغ الدین (کراچی)
صدر سیرت فاؤنڈیشن مرست
سابقہ رکن قومی اسمبلی

جمعہ کا دوسرا خطبہ (تاریخی شعور کا تقاضا)

خطبہ جمعہ کے سلسلے میں نہ جانے کیوں ہم سے ایک غفلت ہو رہی ہے ایک طرف تو ہم حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کے طلبگار رہتے ہیں تو دوسری طرف ہمارا یہ حال ہے کہ اولاد رسول اکرم ﷺ کے بارے میں دشمنوں کے پروپیگنڈے میں آکر ہم نہ صرف نبی زادوں کی صحیح تعداد بتانے سے کتراتے ہیں بلکہ آپ کی اولاد میں فرق اور امتیاز بھی روا رکھتے ہیں خود گنگار ہونے کے ساتھ ساتھ ہم اپنی نئی نسل کو بھی اولاد رسول کے بارے میں بلاوجہ شک میں مبتلا کر رہے ہیں ادھر دشمنان اولاد رسول کا یہ حال ہے کہ بچوں کی نصاب کی کتابوں میں جھوٹی باتیں لکھواتے اور حکومت کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہیں یہ ان کا پرانا حربہ ہے اس کا بہترین توڑ جمعہ کا خطبہ مغلیہ سلطنت کے زوال کے زمانے میں جب سید برادران (حسن علی اور حسین علی) حکومت پر چائے ہوئے تھے تو انہوں نے جمعے کے خطبے میں صرف ایک صاحبزادی کا نام لینے کی پابندی لگا کر ڈنڈے کے زور سے اس پر عمل کروایا۔

اللہ کے رسول ﷺ کی اولاد صرف آپ ﷺ کی دو بیویوں سے ہوئی ایک ام المومنین حضرت خدیجہؓ ہیں اور دوسری ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ جن کے بطن سے مدینے میں صرف ایک صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے اور بچپن میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے حضرت خدیجہؓ کے بطن سے حضور اکرم ﷺ کی اولاد کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ حضرت فاطمہؓ (بچپن میں فوت ہو گئے) ۲۔ حضرت زینبؓ ۳۔ حضرت رقیہؓ ۴۔ حضرت فاطمہؓ ۵۔ حضرت ام کلثومؓ ۶۔ حضرت عبد اللہ (بچپن میں فوت ہوئے) طبقات ابن سعد، جہمۃ الانساب العرب اور جوامع سیرۃ (ابن حزم) میں یہی ترتیب ملتی ہے اور اسی ترتیب سے صاحبزادیوں کی شادایاں بھی ہوئیں ہیں۔ سورۃ احزاب کی آیت السُّد میں جہاں اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادیوں کا ذکر آیا ہے وہاں لفظ "بنات" استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے کہ دو سے زیادہ "بیٹیاں"۔ اسکے بعد بھی کوئی یہ سمجھے کہ آپ ﷺ کی صرف ایک ہی صاحبزادی تھیں تو وہ اللہ اسکے رسول اور تمام امت مسلمہ کا مجرم ہے نبی زادوں کے نسب کو جھٹلانے والا مسند دوزخی ہی ہو سکتا ہے اسکے علاوہ اسکا کوئی اور ٹھکانہ نہیں ہے اگر بات فضیلت ہی کی ہے تو پھر حضرت زینبؓ کے بارے "افضل بناتی" کے ارشاد سے کیوں صرف نظر کیا جاتا ہے کیا ذہن پرست ہونا فضیلت نہیں؟ ہم سیدہ رقیہؓ کی اس فضیلت کو چھپانے پر کیوں تلے ہوئے ہیں؟ افسوس اس امر کا کہ

چاہے تاریخی حقیقتیں جھٹلا دی جائیں ہر بات کی پرش کرنے والا کیا اس بات کی پرش نہ کرے گا محدثین صحاح نسبتہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) ہی نہیں بلکہ کوئی محدث ایسا نہیں ملتا جس نے چار صاحبزادیوں کے اسمائے مبارک نہ دیئے ہوں اصحاب الرجال اور مؤرخین میں بھی سب کے پاس چار صاحبزادیوں کا تذکرہ ہے۔ جس کا جی چاہے اسباب الاشراف، المعارف، المجتہد مروج الذہب، زاد المعاد، المواہب الدنیہ، الوفاء البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، زرقانی، ابوالفداء، تاریخ یعقوبی، ابن اثیر، ابن خلدون، سبکی، سیرت ابن ہشام، طبقات ابن سعد، تنبیہ و اشراف اٹھا کر دیکھ لے یہ فہرست بڑی طویل ہے صرف اس خیال سے کہ کوئی غلط فہمی نہ ہو ان کتابوں کو بھی اٹھا کر دیکھ لیجئے جو اہل رفض کے پاس معتبر اور مستند ہیں ان میں بھی حضرت خدیجہؓ کے بطن سے رسول اکرم ﷺ کی چار صاحبزادیوں کا ذکر ہے اصول کافی، منج البلاغہ حیات القلوب، تنقیح المقال (علامہ الوری (طبرسی) کشف الغم، منتقى اللال (عباس قمی) اسکے علاوہ بھی بہت سی کتابیں ہیں جتنا تذکرہ طوالت کا موجب ہوگا۔ عہد حاضر کے محققین میں جسٹس امیر علی اور طرہ حسین بھی چاروں صاحبزادیوں کا تذکرہ کرتے ہیں کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جنکے بعد کے ایڈیشن بدل دیئے گئے۔ جیسے تفسرہ العوام مکتبہ نظامی پریس سے جب یہ کتاب لکھو تیں چھپی تو اس کے کچھ الفاظ تبدیل کر دیئے گئے تھے۔ لاہور سے طبع ہوئی تو تین صاحبزادیوں کے اسمائے گرامی اور تفصیلات کو متن سے خارج کرنے کی خباثت کا ارتکاب کیا گیا۔ اس کی تازہ ترین مثال کراچی سے چھپنے والا مروج الذہب کا ترجمہ ہے۔ اس کی دو جلدیں چھپی ہیں۔ جلد اول میں حصہ اول اور حصہ دوم سے حصہ دوم کے صفحات ۲۲۳ ہیں اور ۲۲۴ پر حضور اکرم ﷺ کی اولاد کے زیر عنوان خط کشیدہ سطریں ملاحظہ کیجئے یہ عربی عبارت کا صحیح ترجمہ نہیں ہے بلکہ اسے مسخ کیا گیا ہے

رسول اللہ ﷺ کی اولاد

ابراہیم کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی ساری اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی۔ ان میں قاسم سب سے بڑے تھے جو صغریٰ ہی میں وفات پا گئے تھے ان کے علاوہ رقیہؓ اور ام کلثومؓ بھی آپ کی بیٹیاں تھیں جن سے حضرت عثمانؓ بن عفان نے یکے بعد دیگرے شادی کی تھی لیکن وہ حضرت خدیجہؓ کے پہلے شوہروں عتبہ اور عتیمہ کے صلب سے تھیں جو دونوں ابی لب کے بیٹے تھے وہ ان سے طلاق کے بعد آپ کے نکاح میں آئی تھیں ان کی ایک بیٹی زینبؓ بھی تھیں جو ظہور اسلام سے قبل ابوالعاص ابن ربیع کی بیوی تھیں اور وہ بھی حضرت خدیجہؓ کے ایک پہلے شوہر سے تھیں جو ان کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں۔ ابوالعاص بن ربیع اور زینبؓ میں مفارقت کیوں اول الذکر کا اسلام نہ لانا اور آنحضرت ﷺ کے بطن سے نہ لانا

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی العاص کے اسلام لانے کے بعد ان سے زینبؓ کا نکاح کر کے یا پہلے ہی نکاح کے تحت ان کی زوجیت میں رہنے دیا تھا یا نہیں؟ ابوالعاص کی ایک بیٹی امام بھی تھیں جن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔

عتبہ اور عتبہ (ع ت م ی ہ) دونوں ابولہب کے بیٹے تھے ان سے حضرت زینبؓ بنت رسول اکرم ﷺ اور حضرت رقیہؓ بنت رسول اکرم ﷺ کے نکاح کی روایتیں ملتیں ہیں حضرت خدیجہ کی ان دونوں سے یکے بعد دیگرے شادی کا افسانہ اس عبارت میں کیے آگیا اس سوال کا جواب کون دے گا ابوالعاص بن ربیعؓ اور حضرت عباسؓ دونوں شخصیتوں نے ابتدا میں ایمان قبول کر لیا تھا اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت ابوالعاصؓ اور حضرت زینبؓ کا دوبارہ نکاح نہیں کرایا یہ اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے جامع ترمذی سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ میں سیدنا عبد اللہ بن عباسؓ کی واضح روایت ہے کہ تجدید نکاح کے بغیر حضرت زینبؓ ابوالعاصؓ کی زوجیت میں رہیں۔ ابوالعاصؓ نے شعب بنہاشم میں اللہ کے رسولؐ کی اسیری کے زمانے جو کارنامے انجام دیے تھے اور قیدیوں کو غلہ اور کپڑے پہنچائے تھے اس بنا پر اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں بطحا کا سورا قرار دیا تھا حضرت زینبؓ اور حضرت ابوالعاصؓ کی صاحبزادی امام وہی ہیں جن کے بارے میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں واضح روایت ہے کہ نماز پڑھتے وقت اللہ کے رسول ﷺ ان کو اپنے کندھوں پر سوار کر لیتے تھے کسی اور نواسے یا نواسی کے بارے میں ایسی مستند روایت نہیں ملتی۔ سورت انفال میں ارشاد ربانی ہے

و یمکروں و یمکر اللہ و اللہ خیر الماکرین

اور کافر اپنے مکر میں لگے تھے اور اللہ اپنی تدبیر فرما رہا تھا اور اللہ سب سے اچھی تدبیر کرنے والا ہے مروج الذہب کے ترجمے اور عبارت کو مسخ کرنے والا اولاد رسول کے ضمن میں تو اپنی چال چل گیا لیکن اس مکار کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ اور کہاں کہاں کتاب میں اولاد نبی اکرم ﷺ کا ذکر ہے چنانچہ یہاں مروج الذہب حصہ دوم کے صفحات ۲۳۱ اور ۲۳۲ کے خط کشیدہ الفاظ پڑھیے ذیلی سرخیاں ہیں

ہجرت کا دوسرا سال----- اس سال آپ کی بیٹی رقیہؓ کی وفات ہوئی

ہجرت کا تیسرا سال----- اس سال آپ کی بیٹی ام کلثومؓ سے حضرت عثمانؓ

بن عفان کی شادی ہوئی

ہجرت کا آٹھواں سال----- اس سال آنحضرت ﷺ کی بیٹی زینبؓ نے

وفات پائی تھی

تاریخ کو مسخ کرنے کی کوششیں تابعین کے دور ہی کے بعد سے شروع ہو گئیں تھیں سبائی فتنے کا دارومدار اسی پر تھا اور آج کل تو یہ فتنہ بہت زوروں پر ہے ہر شخص پر اس پروردگار کے اشارے سے مسلمان اپنی اصل تاریخ اور خانوادہ نبویؐ سے لاعلم ہیں اس لیے ہمارے علم کرام پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہ

باتیں بتائیں لوگوں کو تلقین کریں اور اسکے لیے بہترین حل جمعہ کا خطبہ ہے چنانچہ خطبہ ثانیہ کے لئے نمونہ ایک متن پیش ہے ساتھ ہی اس کا ترجمہ دے دیا گیا ہے۔

خطبہ ثانیہ

الحمد لله وحده لا شريك له صدق وعده و نصر عبده و اعز جنده و ہزم
الاحزاب وحده

والصلوة و السلام على من لا نبى بعده و لا معصوم بعده الذى قال فى
خطبته حجتہ الاخيره انى قد تركت فيكم كتاب الله ان اعتصمتم به فلن تضلوا
بعده۔ و على آله اهل بيته المطهرات المكرمات البرره خصوصا على خديجته و
عائشه و حفصه و ام حبيبہ۔

و على خلفائه الستة من الصحابه ابى بكر و عمر و عثمان و على و
الحسن و معاوية و على عميه المكرميين العباس و اسد الله و اسد رسوله سيد
الشهداء حمزه۔

و على بناته زينب و رقيه و ام كلثوم و فاطمه و على اسباطه على الزينبي و
عبد الله بن رقيه و الحسن و الحسين ابنى فاطمه رضوان الله تعالى عليهم و على
من تبعهم الى يوم القيامة۔

(اللهم اغفر للمؤمنين و المؤمنات و المسلمين و المسلمات الاحياء منهم
و الاموات انك سميع مجيب الدعوات۔ اللهم الف بين قلوبنا و اصلح ذات بيننا و
اهدنا سبل السلام و نجنا من الظلمات الى النور برحمتك يا الله يارحمن يا
غفور۔)

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم O يا ايها
الذين آمنوا اذا نودى للصلوة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله و ذروا البيع
ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون O فاذا قضيت الصلوة فانتشروا فى الارض و ابتغوا
من فضل الله و اذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون O

ان الله يامر بالعدل و الاحسان و ابتاء ذى القربى و ينهى عن الفحشاء و
المنكر و البنى يعظكم لعلكم تذكرون O و لذكر الله اكبر و الله يعلم ما تصنعون O

ترجمہ:

تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں جس نے اپنا ہر وعدہ سچ کر دکھایا اپنے

بندے کی مدد کی اپنی فوج کی معاونت کی اور تمام دشمنان اسلام کو شکست فاش دی۔ اور صلوٰۃ و سلام ہو خاتم
العصمین ﷺ پر جن کے بعد کوئی نبی اور معصوم نہیں جن کی رحمت و شفقت کا یہ عالم تھا کہ جنت الوداع کے
موقع پر صحابہ کرامؓ کے سب سے بڑے اجتماع کے سامنے اپنے خطبہ میں یہ آخری وصیت فرمائی کہ میں
تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں جس کو اگر تم نے مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہ
ہو گے۔ وہ ہے اللہ کی کتاب قرآن۔ (حضرت باقر سے حضرت چار رضی اللہ عنہ کی بیان کی ہوئی یہ حدیث
نبوی صحیح مسلم ابوداؤد اور ابن ماجہ میں موجود ہے) اور صلوٰۃ و سلام ہو آپ ﷺ کی اہل بیت مطہرات پر جو
نہایت مکرم اور نیکو کار ہیں خصوصاً حضرت خدیجہ الکبریٰؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ (بنت صدیق اکبر) حضرت
حفصہؓ (بنت فاروق اعظم) اور حضرت ام حبیبہؓ (بنت حضرت ابوسفیان) پر۔

نیز صلوٰۃ و سلام ہو آپ ﷺ کے صحابی خلفاء یعنی حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ حضرت عمر فاروق اعظمؓ
حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت معاویہؓ پر اور آپ ﷺ کے دو مکرم و معظم مسلمان
چچاؤں یعنی حضرت عباسؓ اور شیر خدا و شیر رسول سید الشہداء حضرت حمزہؓ پر اور آپ کی چاروں صاحبزادیوں
حضرت زینبؓ (زوجہ حضرت ابوالعاصؓ) حضرت رقیہؓ و حضرت ام کلثومؓ (ازواج حضرت عثمان غنیؓ) اور
حضرت فاطمہؓ (زوجہ حضرت علیؓ) پر اور آپ ﷺ کے چاروں نواسوں حضرت علی زینبیؓ، حضرت عبد اللہ بن
رقیہؓ، اور حضرت حسنؓ و حسینؓ ابناء فاطمہؓ پر اللہ تعالیٰ کا رضوان (خوشنودی) حاصل ہو ان تمام حضرات کو اور
قیامت تک آنے والے ان حضرات کے تمام متبعین کو (آمین)

اے اللہ تمام مومن و مسلم مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما زندوں پر بھی کرم فرما او جو انتقال کر گئے
ہیں ان پر بھی کرم فرما بیشک تو سننے والا اور دعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے۔

اے اللہ تمام مسلمانوں بلکہ تمام انسانیت کے دلوں میں محبت و الفت پیدا فرما ہماری آپس کی
رنجشوں کو دور فرما ہم سب کو سلامتی کے راستے کی ہدایت عطا فرما ہمیں گناہوں کی تاریکی سے نکال کر نیکی کی
روشنی عطا فرما اے اللہ اے غفور رحیم اپنی مہربانی سے ہماری ان آرزوؤں کو پورا فرما۔

اس کے بعد میں راندہ درگاہ شیطان کے مقابلہ کے لئے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور اسی رحمان و رحیم
کے نام سے (یہ آیات) شروع کرتا ہوں۔ (کہ) ”اے ایمان والو جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن
تواضع کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز
پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو (گھریلو یا کاروباری جو کام کرنا چاہو کرو) اور
ارشادات الہی کو ہمیشہ ذہن نشین رکھو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو (سورہ جمعہ آیت نمبر ۹، ۱۰)

(سنو) اللہ تعالیٰ عدل و احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع
کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ ذہن نشین کر کے سب سے حاصل کرو (سورہ نحل آیت نمبر ۹۰)

احکام الہی و رسولی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی (سورہ نحل آیت نمبر ۹۰)

تم کرتے ہو۔ (سورہ عنکبوت آیت ۲۵)